نیٹو کی پاکستانی چیک پوسٹوں پر بمباری

پاکستان کے لئے ایک چیلنج

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد لله وسلام علی عباده الذین اصطفی

۱۱؍ستمبر ۲۰۰۱ء دنیا جسے نائن الیون سے تعبیر کرتی ہے کی تاریخ کو امریکہ میں ورلڈ ٹریڈ سینٹر کا ایک ڈرامہ تخلیق کر کے اسے دنیا کے سامنے فلمایا گیا اور اس کی آڑ میں دنیا بھر کے مسلمانوں کے خلاف ظلم وتشدد، کشت وخون اور قید وبند کی جو بھٹی گرم کی گئی تھی، آج تک اس کے شعلے بلند ہو رہے ہیں۔ حقیقت یہ ہے کہ امریکہ اور اس کے اتحادیوں نے دہشت گردی کے نام پر مسلمانوں کے خلاف جس ظلم وبربریت، درندگی وحیوانیت کا مظاہرہ کیا، تاریخ اس کی مثال پیش کرنے سے قاصر ہے۔

۷؍اکتوبر ۲۰۰۱ء کی رات سے افغانستان پر شروع ہونے والی بمباری، حملے اور جنگ بدستور جاری ہے، ان نہتے، مظلوم اور مفلوک الحال افغان مسلمانوں کے قتل عام سے داعیان کفر کے جذبۂ انتقام کی آگ تاحال ٹھنڈی نہیں ہوئی۔

افغانستان سے شروع ہونے والی یہ آگ پھیلتے پھیلتے پاکستانی علاقے: وانا، سوات، مالاکنڈ، اور وزیرستان کو اپنی لپیٹ میں لے لینے کے بعد آج اس کے اثرات پورے ملک میں پھیل چکے ہیں۔

اُس وقت پاکستان کی صدارت کی کرسی پر براجمان پرویز مشرف جس نے ایک فون کال پر امریکہ کے آگے گھٹنے ٹیک دیئے تھے اور اس نے استعمار کے ہر جائز وناجائز مطالبے کو پورا کرنا اپنا فریضہ اور نصب العین سمجھا تھا۔ بندرگاہ سے لے کر ایئرپورٹ تک اور زمینی راستوں سے لے کر فضائی راستوں تک سب کچھ امریکہ اور اس کے اتحادیوں کے لئے واکر دیا تھا۔ اس کی نحوست ہے کہ آج تک پورا ملک ان استعماری ایجنٹوں اور ان کے آلہ کاروں کے ہاتھوں یرغمال بنا ہوا ہے۔

صرف اس پر بس نہیں گیا تھا، بلکہ امریکہ بہادر نے جن مردوں، عورتوں، بچوں، بوڑھوں کے علاوہ جن ڈاکٹروں، سائنسدانوں، سیاست دانوں، دینی راہنماؤں اور دینی اداروں پر ''سرخ نشان'' لگایا، ان کو چن چن کر امریکہ کے حوالہ کیا گیا یا دہشت گردی کے خاتمہ کے نام پر انہیں حرف غلط کی طرح صفحۂ ہستی سے مٹا دیا گیا۔

پرویز مشرف ڈالروں کے عوض پانچ سو افراد کو گرفتار کر کے امریکہ کے حوالے کرنے کا اقرار اپنی کتاب میں کر چکا ہے۔ اسی طرح اس کے دور اقتدار میں جتنے علماء کرام، طلباء اور طالبات کو شہید کیا گیا، اتنی تعداد میں علماء کرام طلبہ و طالبات کا شہید کیا جانا میری معلومات کی حد تک سوائے برطانوی دور میں کہیں ثابت نہیں ہوتا۔

غرض یہ کہ جناب پرویز مشرف نے اس وقت بہت ہی گھٹیا کردار ادا کیا اور اپنے اقتدار کو طول دینے کے لئے پاکستان اور پاکستانی قوم کے محسنوں، مخلصوں، وفاداروں اور محافظوں کی تحقیر و توہین کرائی گئی اور انہیں ذلت و رسوائی کی دلدل میں پھینکنے کے علاوہ دنیا بھر میں پاکستان کو ناقابل اعتماد ریاست کے طور پر بدنام کرایا گیا۔

بدقسمتی سے پرویز مشرف کی جبری رخصتی کے بعد وجود میں آنے والی نئی حکومت اور صاحبانِ اقتدار بھی اپنے پیش رو کی ڈگر پر چل پڑے۔ سابق صدر کے امریکہ کے ساتھ کئے گئے خفیہ عہد و پیمان کو ختم کرنے اور انہیں قوم کے سامنے لانے کی بجائے ''وفاشعار'' غلام کی طرح آنکھیں بند کر کے ان پر عمل درآمد شروع کر دیا گیا۔ موجودہ حکومت کے دور میں ملکی سلامتی کے پیش نظر پیشگی کسی تحقیق و تفتیش کئے بغیر امریکیوں کو دھڑا دھڑ ویزے دیئے گئے، محسوس ہوتا تھا کہ شاید پاکستان کوئی خود مختار ملک اور خود مختار ریاست نہیں، بلکہ امریکہ اور اس کے ایجنٹوں کی ایک کالونی ہے۔

اسی کا نتیجہ اور شاخسانہ تھا کہ ریمنڈ ڈیوس جیسے قاتل اور دہشت گرد پاکستان میں دندنانے لگے اور پاکستانی تنصیبات اور حساس نوعیت کے مقامات ان کی زد میں آنے لگے، اس سے امریکہ اور اس کے اتحادیوں کا اتنا حوصلہ بڑھا کہ انہوں نے پاکستانی حکومت اور صاحب اقتدار و اختیار کو خاطر میں لائے بغیر ایبٹ آباد میں شیخ اسامہ کو شہید کئے جانے کا ڈرامہ با آسانی رچا لیا اور نوبت بایں جارسید کہ! اب انہوں نے پاکستان کی محافظ افواج کی چیک پوسٹوں پر بڑی ڈھٹائی سے بمباری کر کے ۲۵ قیمتی جانوں کو شہید اور ۱۵ کو زخمی کر دیا۔ صحافی بھائیوں کی تحریر و تحقیق کے مطابق ان چوکیوں پر حملے سے قبل امریکی فوجی گیارہ مرتبہ پاکستان کی سرحدات کی خلاف ورزی کر چکے ہیں۔

اخباری اطلاعات کے مطابق ۲۶ نومبر ۲۰۱۱ء جمعہ اور ہفتہ کی درمیانی شب مہمند ایجنسی کے ہیڈ کوارٹرز غلنئی سے ۵۵ کلومیٹر شمال مغرب کی جانب بائیزئی کے علاقہ سلالہ میں پاکستانی سیکورٹی فورسز

کی تین سرحدی چیک پوسٹوں پر دو نیٹو طیاروں نے بمباری کردی، جس کے نتیجے میں ایک میجر، ایک کیپٹن سمیت ۲۵/ اہلکار شہید اور ۱۵ ازخمی ہوگئے۔ اس واقعہ کی تفصیلات ملاحظہ ہوں:

(پشاور بیورو رپورٹ نوائے وقت نیوز) ''افغانستان میں تعینات نیٹو کے گن شپ ہیلی کاپٹروں نے پاکستان کی خودمختاری اور بین الاقوامی قوانین کی ایک بار پھر کھلم کھلا خلاف ورزی کرتے ہوئے مہمند ایجنسی کی تحصیل بائیزئی کے سرحدی علاقہ سلالہ میں پاکستانی سیکورٹی فورسز کی تین سرحدی چیک پوسٹوں پر بلا اشتعال حملہ کیا، جس کے نتیجے میں میجر اور کیپٹن سمیت ۲۵ اہلکار شہید اور ۱۵ ازخمی ہوگئے۔ واشنگٹن میں پاکستانی سفارتخانے نے امریکی حکام سے شدید احتجاج کیا ہے، سرحدی خلاف ورزی کا یہ واقعہ چیف آف آرمی اسٹاف جنرل اشفاق پرویز کیانی سے ایساف کمانڈر جنرل جان ایلین کی ملاقات کے چند گھنٹے بعد پیش آیا۔ نیٹو اور ایساف فورسز کے ہیلی کاپٹر پاکستانی سرحد کے اندر گھس آئے اور مہمند ایجنسی کی تحصیل بائیزئی میں سیکورٹی فورسز کی تین چیک پوسٹوں سلالہ، دال چلو اور بولڈر چیک پوسٹوں پر اندھا دھند شیلنگ کی، جس کے نتیجے میں میجر مجاہد اور کیپٹن عثمان سمیت ۲۵ اہلکار شہید اور ۱۵ ازخمی ہوگئے۔ چیک پوسٹوں پر حملے کے بعد نیٹو اور ایساف ہیلی کاپٹرز کافی دیر تک علاقے میں موجود رہے اور پھر واپس افغانستان کی طرف چلے گئے۔ حملے کے بعد فوری طور پر امدادی کارروائیاں شروع کردی گئیں۔ زخمیوں کو فوری طور پر غلنئی ہیڈ کوارٹر ہسپتال منتقل کیا گیا، حملے کے بعد سیکورٹی فورسز نے مہمند ایجنسی کے تمام داخلی اور خارجی راستوں پر چیکنگ شروع کردی، بائیزئی کی طرف جانے والے راستوں کو ہر قسم کی ٹریفک کے لئے بند کردیا گیا۔ آئی ایس پی آر نے نیٹو فورسز کی بلا اشتعال فائرنگ اور جانی نقصان کی تصدیق کردی ہے۔ ایساف کے ترجمان نے مختصر بیان جاری کیا، جس میں کہا گیا ہے کہ ایساف کو معاملے کا علم ہے۔ معلومات اکٹھی کی جارہی ہیں، جس کے بعد ردعمل کا اظہار کیا جائے گا۔ دوسری جانب حملے کے بعد واشنگٹن میں پاکستانی ناظم الامور عفت گردیزی نے امریکی محکمہ خارجہ کے حکام کو رات جگا کر واقعہ کے خلاف پاکستان کا احتجاج ریکارڈ کرایا اور مطالبہ کیا کہ معاملہ فوری امریکی حکومت کے ساتھ اٹھایا جائے۔ سرکاری ٹی وی سے گفتگو کرتے ہوئے ترجمان دفتر خارجہ تہمینہ جنجوعہ نے کہا کہ پاکستان نے واقعہ پر شدید احتجاج کیا ہے اور واشنگٹن میں پاکستانی ناظم الامور نے احتجاج ریکارڈ کرایا۔ صورتحال کا

جائزہ لیا جارہا ہے اور متعلقہ حکام سے مشاورت کے بعد جامع مؤقف اختیار کیا جائے گا۔ ترجمان نے کہا کہ سرحد پار سے اس طرح کے بلااشتعال حملے قابل قبول نہیں۔ وزیراعظم یوسف رضا گیلانی نے نیٹو کے فضائی حملے کی شدید مذمت کی ہے۔ پاکستان نے نیٹو سے بھی شدید احتجاج کیا ہے۔ یورپی یونین میں پاکستان کے سفیر جلیل عباس جیلانی نے حملوں اور سیکورٹی اہلکاروں کی شہادت پر شدید احتجاج کیا۔ پاکستانی سفیر نے نیٹو کے ڈپٹی سیکرٹری جنرل کلاڈیوسیرہ کو احتجاجی خط دیا۔ پاکستانی سفیر کا کہنا تھا کہ نیٹو حملہ پاکستانی سرحدوں کی کھلی خلاف ورزی ہے۔ اس واقعہ پر شدید ردعمل کا اظہار کرتے ہوئے صوبہ خیبر پی کے کے گورنر بیرسٹر مسعود کوثر نے اپنے بیان میں نیٹو ہیلی کاپٹروں کی فائرنگ پر شدید غم وغصہ کا اظہار کیا اور اس اشتعال انگیز کارروائی کی شدید الفاظ میں مذمت کی ہے۔ گورنر نے کہا کہ یہ حملہ پاکستان کی علاقائی خودمختاری پر حملہ ہے، جس کا سختی سے نوٹس لیا جائے گا۔ سرحد پار سے اس قسم کے حملے مزید برداشت نہیں کئے جاسکتے۔ حکومت اس واقعہ کو اعلیٰ سطح پر اٹھائے گی اور اس کی تحقیقات کی جائیں گی۔ گورنر نے شہید ہوئے جوانوں کے اہلخانہ سے دلی تعزیت کی اور شہداء کے درجات کی بلندی کی دعا کی''۔

(روزنامہ نوائے وقت کراچی، یکم محرم ۱۴۳۳ھ، ۲۷ نومبر ۲۰۱۱ء)

تاریخ بتاتی ہے کہ زمین پر جب بھی کسی انسان، فرد، جماعت یا کسی ملک وقوم کو کسی بھی اعتبار سے کوئی قوت وطاقت حاصل ہوجاتی ہے تو وہ اس قوت وطاقت اور اسباب ووسائل کے نشہ میں مغرور اور بدمست ہوکر ان اسباب ووسائل سے محروم افراد، قوموں اور ملکوں پر چڑھ دوڑتا ہے اور انہیں تاخت وتاراج اور نیست ونابود کرنے کی کوشش کرتا ہے۔ نمرود، شداد، فرعون، ہامان اور قارون کا جبر وتشدد اور ظلم وبربریت اس کی واضح مثالیں ہیں۔ اور پھر ایک وقت ایسا بھی آتا ہے کہ وہ قوت وطاقت اور اسباب ووسائل سے محروم ہوکر نشانِ عبرت بن جاتے ہیں۔

کچھ یہی حال امریکا کا ہے کہ جب تک امریکہ کے مدمقابل روس تھا تو یہی امریکہ اس سرخ ریچھ کو روکنے اور اس کی یلغار کا مقابلہ کرنے کے لئے مسلمان مجاہدین کا محتاج تھا۔ جب ان مجاہدین نے اس سرخ ریچھ کے دانت توڑ دیئے اور ان مجاہدین کی پٹائی اور ٹھکائی سے اسے اپنا وجود برقرار رکھنا مشکل ہوگیا تو صاحب امریکہ شیر ہوگیا اور اس نے مسلم ممالک کو ایک ایک کرکے اپنے نشانہ پر رکھ لیا۔ محسوس ہوتا ہے کہ امریکہ بہادر کو معلوم ہوگیا ہے کہ جس افغان قوم نے روس کو شکست وریخت سے دوچار کیا تھا، اس قوم کے بہادر جوانوں کے ہاتھوں میں میرا پنجہ آچکا ہے اور وہ اسے چھڑانے کی ہزار ہا کوششیں کررہا

ہے، لیکن تا حال اس کی تمام کوششیں رائیگاں نظر آتی ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ وہ اپنی شکست ونا کامی کو چھپانے کی غرض سے پاکستانی افواج پر الزام تراشی اور ''کھسیانی بلی کھمبا نوچے'' کے مصداق پاکستانی فوج پر حملے کررہا ہے۔ پاکستانی سیکورٹی چیک پوسٹوں پر نیٹو نے حملہ کیوں کیا؟ اس کی وجوہات کیا تھیں؟ اور اس کا پس منظر کیا تھا؟ اس کی تھوڑی سی جھلک جاننے کے لئے روزنامہ نوائے وقت کے اداریہ کا یہ اقتباس ملاحظہ فرمائیں:

> ''۲ رمئی کے واقعہ کے بعد عسکری قیادت نے امریکی خواہشات کے برعکس کچھ اقدامات کئے ہیں، جن کی پینٹا گون، سی آئی اے، نیٹو اور ایساف کے کمانڈروں کو شدید تکلیف ہے۔ ان اقدامات میں سے ایک کا تذکرہ امریکی سفیر کیمرون منٹر نے اپنی حالیہ ایک تقریر میں کیا ہے کہ جنرل کیانی کے اصرار پر امریکہ نے تربیت کی غرض سے آئے ہوئے فوجیوں کو واپس بلالیا تھا۔ یہ امریکی ٹرینز درحقیقت تربیت کی آڑ میں پاکستان کے خلاف کچھ ایسے اقدامات میں ملوث تھے جن کا براہ راست تعلق پاکستان کی قومی سلامتی اور دفاع سے ہے۔ اسی طرح واشنگٹن میں پاکستان کے سفارت خانے کی طرف سے بغیر کوائف حاصل کئے ویزوں کا جو اجرا کیا گیا، اس نے اسلام آباد کو سی آئی اے کا دنیا میں سب سے بڑا اسٹیشن بنانے کی راہ ہموار کی۔ واشنگٹن پوسٹ میں شائع ہونے والی ایک رپورٹ کے مطابق اسلام آباد سی آئی اے کے دفتر میں کام کرنے والے افراد اور وسائل دنیا بھر میں سب سے زیادہ ہیں۔ امریکہ کی بدنام زمانہ بلیک واٹر اور ایکس سروسز کے اہلکار بلوچستان میں علیحدگی پسندوں کو اسلحہ اور سرمایہ فراہم کرنے میں جو کردار ادا کررہے ہیں، وہ کسی سے ڈھکا چھپا نہیں''۔ (روزنامہ نوائے وقت کراچی یکم محرم ۱۴۳۳ھ، ۲۷ نومبر ۲۰۱۱ء)

پاکستان کی سیکورٹی چیک پوسٹوں پر ان حملوں کے خلاف پاکستان بھر کی دینی، مذہبی، سیاسی وسماجی جماعتوں کے علاوہ تاجر برادری، مزدوروں، کسانوں کی تنظیموں نے بھرپور احتجاج کیا اور حکومت نے بھی ان حملوں کے خلاف اپنا ردعمل ظاہر کرتے ہوئے کئی ایک اقدامات کئے، مثلاً:

۱..... حکومت نے نیٹو کی جانب سے کی جانے والی معذرت کو رد کردیا ہے۔

۲..... پاکستان سے گزرنے والی نیٹو کی سپلائی لائن بند کردی ہے۔

۳..... ڈرون حملے بند کرنے کا مطالبہ کیا گیا ہے۔

۴..... شمسی ائیر بیس خالی کرایا جارہا ہے۔

۵..... ۵ ردسمبر ۲۰۱۱ء کو ہونے والی بون کانفرنس کا بائیکاٹ کیا گیا۔

پاکستانی قوم ان اقدامات کو سراہنے کے ساتھ ساتھ اپنی حکومت اور ارباب اقتدار سے مطالبہ کرتی ہے کہ:

۱...... نام نہاد دہشت گردی کے خلاف اس جنگ سے پاکستان ہمیشہ کے لئے خلاصی حاصل کرے۔

۲...... پاکستان، افغانستان میں موجود امریکی اور نیٹو افواج کے لئے اپنی بندرگاہ کی سہولت بند کردے اور جتنا عرصہ اسے استعمال کیا گیا، اس کے چارجز ان سے وصول کرے۔

۳...... نیٹو اور امریکی افواج کے زیر استعمال تمام پاکستانی ہوائی اڈے ان سے واگزار کرائے اور انہیں اپنی تحویل میں لے۔

۴...... پاکستان کے راستوں ہونے والی نیٹو افواج کی سپلائی لائن کو مستقل طور پر بند کردے۔

۵...... ان گزشتہ دس سالوں میں نام نہاد دہشت گردی کے خلاف افغانستان میں ہونے والی جنگ میں پاکستان کی اقتصادیات کو جو نقصان پہنچا ہے، اس کی تلافی کا مطالبہ کیا جائے۔

۶...... پوری پاکستانی قوم اپنی افواج کے شانہ بشانہ کھڑی ہے، حکومت پاکستان کو چاہئے کہ وہ پاکستانی قوم کے ان احساسات اور جذبات کو سمجھنے کی کوشش کرے اور اس کے تناظر میں مستقبل کے لئے پالیسی وضع کرے۔

۷...... حکومت پاکستان کو چاہئے کہ وہ مطالبہ کرے کہ اس واقعہ میں ملوث نیٹو کے افراد پر قتل عمد کا مقدمہ چلایا جائے اور ان کو قرار واقعی سزا دی جائے۔

۸...... پاکستان کو چاہئے کہ اپنے قبائل کو اعتماد میں لے اور ان کے جائز مطالبات کو تسلیم کر کے انہیں اپنا ہم نوا بنائے، کیونکہ یہ قبائل پاکستان کی سرحدات کے محافظ اور دفاع پاکستان کا ہمیشہ ہراول دستہ رہے ہیں۔

ادارہ بینات اس حملے میں شہید ہونے والے قوم کے ان سپوتوں کو خراج عقیدت پیش کرنے کے ساتھ ساتھ ان کے ورثاء اور لواحقین سے اظہار تعزیت اور ان کے اس غم میں اپنے آپ کو برابر کا شریک سمجھتا ہے۔

وصلی اللہ تعالیٰ علیٰ خیر خلقہ سیدنا محمد وعلیٰ آلہ وصحبہ اجمعین.